صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 9 مئی 2016ء

روزنامہ
الفضل
The ALFAZL Daily
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
سوموار 9 مئی 2016ء .... 1437 ہجری 9 ہجرت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 105

بہترین صدی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے بنی آدم کی بہترین صدیوں میں نسلاً بعد نسلٍ مبعوث کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس صدی میں ہوں جس میں کہ مَیں نے ہونا تھا۔

(بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ 3557)

مناقب عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں جو اس امی بےکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔

کامل برکتوں والا کامل نبی:

وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہوگیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔

اس کریم ورحیم خدا کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے قرآن مجید جیسی پاک کتاب بھیج کر اور جناب خاتم الانبیاء سید الاولین و الآخرین کو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرما کر وحشی انسانوں کو پھر نئے سرے سے انسانیت سکھلائی اور کروڑہا دلوں کو ایمان اور عمل صالح سے منور کیا۔

جاہ و جلال والا برگزیدہ نبی:

ہم یقیناً جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا سب سے بڑا نبی اور سب سے زیادہ پیارا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

خدا تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کے عطر سے اس قدر آنجناب کو معطر کیا کہ اس سے پہلے کوئی نبی اور رسول نہیں کیا گیا۔

خدا تعالیٰ نے ہمارے سید و مولیٰ نبی آخرالزمان کو جو سید المتقین تھے انواع و اقسام کی تائیدات سے مظفر اور منصور کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ فتح عظیم اپنے مخالفوں پر حاصل ہوئی کہ بجز نبی صادق دوسرے کے لئے ہرگز میسر نہیں آسکتی۔

سیدنا بلالؓ فنڈ

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان اور اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

’’میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔‘‘

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا۔

’’یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔‘‘

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

’’پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہوگی وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔‘‘ اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کیلئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔

(صدر سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

21

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

پولینڈ میں احمدیہ مشن کا آغاز 1937ء

مارچ 1937ء کی بات ہے کہ بولونیا پولینڈ کے مفتی اعظم ڈاکٹر یعقوب ہندوستان کے دورہ پر آئے۔ تو وہ قادیان بھی پہنچے اور سیدنا حضرت مصلح موعود کی خدمت میں پولینڈ میں رہنے والے ان لوگوں کے حالات بھی بیان کئے جو اپنے آپ کو قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کا پیروکار بتلاتے ہیں۔

(الفضل 23 مارچ 1937)

حضور انور نے یہ سب حالات سننے اور جاننے کے بعد اپنے مشنری مکرم کیپٹن حاجی احمد خان صاحب ایاز کو پولینڈ جانے کا ارشاد فرمایا جو ان دنوں ہنگری میں خدمت احمدیت بجا لا رہے تھے۔ محترم حاجی صاحب 22/اپریل 1937ء کو پولینڈ کے دارالسلطنت وارسا میں وارد ہوئے۔ جہاں آپ تین دن ہوٹل میں ٹھہرے۔ مگر کوئی موزوں مکان کرایہ پر نہ ملا۔ آخر وارسا سے سات میل پر ایک نئی بستی میں ایک کمرہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے اور پھر اشاعت احمدیت میں دن رات ایک کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی کوششوں کو برکت بخشی اور ایک پروفیسر جن کا نام احمد تھا اور الجیریا کے باشندے تھے احمدی ہو گئے۔ پروفیسر صاحب گزشتہ چار سال سے پولینڈ میں عربی کے پروفیسر تھے اور جرمن اور فرانسیسی کے ساتھ ساتھ پولش زبان کے بھی ماہر تھے۔ ان کی عمر اس وقت 35 سال تھی۔

وارسا میں آپ کی کوشش اور جدوجہد سے محض ایک سال میں اٹھارہ افراد نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔

محترم حاجی صاحب میں یہ خوبی بدرجہ اتم موجود تھی کہ جلد ہی اخبارات سے رابطہ اور تعلق قائم کر لیتے تھے۔ پھر اخبارات میں مضامین شائع کرواتے۔ انٹرویو ہوتے جس سے احمدیت کا پیغام ہر کس و ناکس تک پہنچ جاتا۔

جب پادریوں نے یہ دیکھا کہ احمدیت کا نمائندہ اپنی کوششوں میں دن بدن کامیاب ہو رہا ہے تو یہ بات ان کی برداشت سے باہر ہو گئی اور انہوں نے شدید مخالفت شروع کر دی اور انہیں کی انگیخت پر حکومت نے ویزے میں توسیع سے انکار کر دیا۔ اس وجہ سے آپ 1938ء میں واپس تشریف لے آئے۔ روزنامہ الفضل نے آپ کی واپسی کی خبر دیتے ہوئے لکھا:

ہمارے مجاہد بھائی چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی اے ایل ایل بی جو جنوری 1936ء میں تحریک جدید کے ماتحت دعوت الی اللہ کے لئے بوڈاپسٹ (ہنگری) تشریف لے گئے تھے اور پھر وہاں کے مشن کو مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر بی اے کے سپرد کر کے قریباً ایک سال کا عرصہ ہوا وارسا (پولینڈ) تشریف لے گئے۔ وہاں بعض ناقابل حل مشکلات کی وجہ سے زیچھ سلواکیہ میں چلے گئے تھے اب وہاں سے کل ساڑھے نو بجے کی گاڑی سے تشریف لائے۔ بہت سے احباب باوجود بارش کے اپنے مجاہد بھائی کے استقبال کے لئے سٹیشن پر موجود تھے۔ چونکہ ایاز صاحب نیشنل لیگ کور کے سالار جیش اور قائد رہ چکے ہیں اس لئے کور کے والنٹیئر ز بالخصوص باوردی استقبال کے لئے موجود تھے۔

پولینڈ اور اس کا ماحول

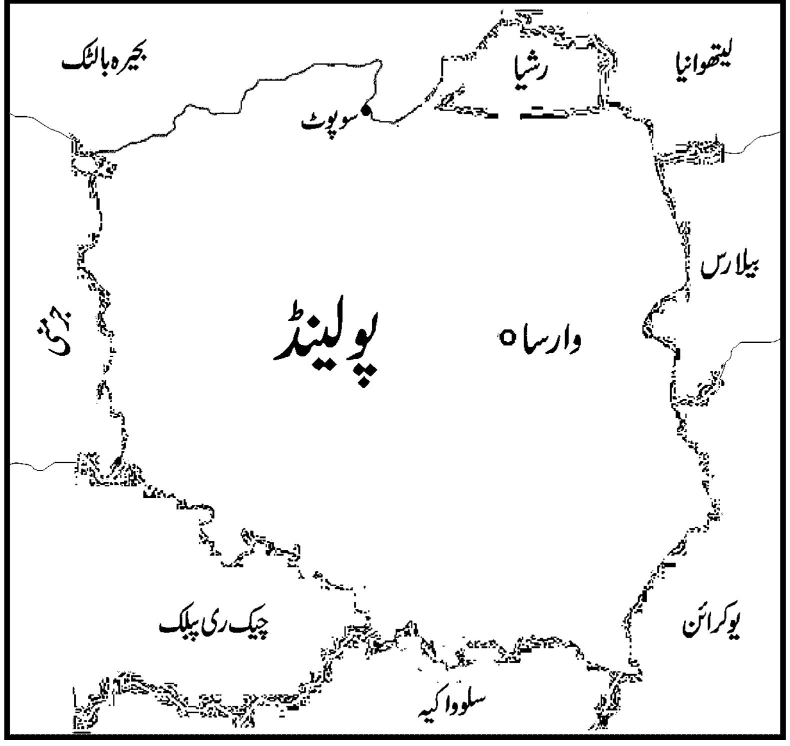

سوشل میڈیا کا مثبت اور مفید استعمال

لغویات سے بچتے ہوئے ان سہولیات کا صحیح استعمال کریں

سوشل میڈیا ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جس کی بدولت لوگ یا مختلف کمپنیاں اپنے خیالات، پسند یا ناپسند، خبریں، اپنی کامیابیاں، تصاویر اور ویڈیوز ایک دوسرے سے شیئر کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ میں رہ سکتے ہیں۔ فیس بک (Facebook)، ٹوئٹر (Twitter)، لنکڈ ان (Linkedin)، گوگل پلس (Google+)، یوٹیوب (YouTube)، انسٹاگرام (Instagram)، ٹمبلر (Tumblr) اور فلکر (Flickr) چند اہم اور بڑے سوشل میڈیاز ہیں۔

دنیا میں انٹرنیٹ صارفین کا دو تہائی سے زائد حصہ سوشل میڈیا کا استعمال کر رہا ہے۔ جس کے ذریعہ کم وقت میں اور آسانی کے ساتھ زیادہ لوگوں تک اپنا پیغام پہنچایا جا سکتا ہے۔ جہاں ہر شخص کو اپنے جذبات اور خیالات کے اظہار کی مکمل آزادی ہوتی ہے۔

آج صارفین کی سہولت کی خاطر سمارٹ فونز میں تقریباً تمام بڑی کمپنیوں نے ایپس (Apps) مہیا کر رکھی ہیں۔ جن کی بدولت آسانی کے ساتھ آپ اپنا مطلوبہ کام سرانجام دے سکتے ہیں۔ اسی رجحان کی بدولت ویب سائٹس کا استعمال کم ہوتا جا رہا ہے اور ایپس (Apps) کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ آج ہم سوشل میڈیاز کی ایپس (Apps) کے ذریعہ آسانی اور انتہائی کم وقت میں ملکی و بین الاقوامی حالات، اپنوں کی خیر و عافیت کی خبریں اور دوسری معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

جہاں ان ایجادات کے بہت سے فوائد ہیں وہاں ان کے کچھ نقصانات بھی ہیں۔ تاہم ان ایجادات کے درست استعمال سے ہم نہ صرف اپنے کاموں میں آسانی پیدا کر سکتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”جو تیزی میڈیا میں آج کل ہے آج سے چند دہائیاں پہلے ان کا تصور بھی نہیں تھا۔ پس یہ مواقع ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں کہ (دین) کی (دعوت الی اللہ) اور دفاع میں ان کو کام میں لاؤ۔ **ہماری کوشش اس میں یہ ہونی چاہئے کہ بجائے لغویات میں وقت گزارنے کے، ان سہولتوں سے غلط قسم کے فائدے اٹھانے کے ان سہولتوں کا صحیح فائدہ اٹھائیں، ان کو کام میں لائیں۔**

(خطبہ جمعہ 15/اکتوبر 2010ء)

فرمایا:

”آج کل انٹرنیٹ اور ای میل کے بارہ میں غور کریں کہ کس طرح استعمال کرنا ہے، کس طرح زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کے غلط استعمال جو ہو رہے ہیں تو اس کا صحیح استعمال کیوں نہ کیا جائے“۔ (خطبہ جمعہ 22 دسمبر 2006ء)

سوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے جن موضوعات کو اختیار کرنا چاہئے وہ یہ ہیں: رواداری، محبت، ہمدردی خلق، اخوت، ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کی قدر، حب الوطنی، گورنمنٹ سے وفاداری، لوگوں اور ادارہ جات کی کامیابی پر خوشی کا اظہار، اقلیتوں اور مظلوموں کی دادرسی، علمی موضوعات، صحت سے متعلق، حضرت مسیح موعود کے اقتباسات، خلفاء کی مجالس سوال و جواب اور اہم پروگرامز کی ویڈیوز۔

سوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے جن موضوعات سے پرہیز کرنا چاہئے وہ یہ ہیں:

کسی شخص یا حکومت کے خلاف نفرت آمیز تحریر یا تقریر، جماعتی عہدیداروں کی تصاویر اور ان کے عہدہ کے بارہ میں، ایسے واقعات یا خبریں جن کی جماعتی طور پر تصدیق نہ ہوئی ہو، افواہیں، مخرب الاخلاق باتیں اور جماعت احمدیہ کی روایات کے خلاف کوئی بات۔

ان باتوں کو اختیار کر کے نہ صرف ہم بہت سی قباحتوں اور پریشانیوں سے بچ سکتے ہیں بلکہ دین حق کی اشاعت کے لئے بھی ان ایجادات کو صحیح معنوں میں استعمال کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ایجادات سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سوشل میڈیا پر جماعتی اکاؤنٹس اور پیجز

Twitter:
@proceedings1974,
@askahmadiyyat,
@Pressahmadiyya,
@PressSectionSAA,
@MTA_Pakistan

YouTube Channels:
Ask Ahmadiyyat & Proceedings 1974

Websites:
مرکزی ویب سائٹ
www.mta.tv
www.askahmadiyyat.org
www.proceedings1974.org

مکرم محمد لطیف قیصر صاحب

ماؤنٹ ایورسٹ کے سائے میں

ہمالیہ کی بلند و بالا چوٹیوں اور صدیوں پرانی ثقافت کا مشاہدہ

قسط دوم آخر

تنہا مہمان

راستہ ایک مرتبہ پھر جنگل میں اترائی چڑھائی کے ساتھ شروع ہوا اور میرے اندازے کے مطابق 30,25 منٹ میں ڈی بوچے کے لکڑی اور پتھر کے بنے ہوئے دو منزلہ ہوٹل پر ختم ہوا۔ سورج غروب ہو رہا تھا اور ہوٹل کی کھڑکی سے لوٹسے اور ایورسٹ ملگجے میں دکھائی دے رہی تھیں۔ چونکہ آف سیزن تھا اس لئے اس ویرانے جنگل کے اکلوتے ہوٹل میں میں تنہا مہمان تھا۔ بجلی، ہیٹنگ، ویٹر، روم سروس یا اٹیچ باتھ نام کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔ ٹارچ کی روشنی میں ہوٹل کی بالائی منزل پر کمرہ ڈھونڈا اور اپنا سامان کمرہ میں پھینک کر ٹارچ کی روشنی میں واش روم ڈھونڈنے نکل پڑا۔ بالائی منزل کے کمروں کے درمیان کی راہداری اتنی تنگ تھی کہ ایک وقت میں ایک شخص ہی چل سکتا تھا لیکن آج کی رات اس آسیب زدہ ہوٹل میں کوئی دوسرا متوقع نہیں تھا۔ واش روم ڈھونڈ کر پلاسٹک کے ڈرم سے ٹھنڈا پانی نکال کر ہاتھ منہ دھوئے اور نیچے ڈائننگ روم میں انگیٹھی کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ دسمبر کا مہینہ تھا اور ہم لوگ 12500 فٹ سے اوپر آ چکے تھے اس لئے اب درجہ حرارت منفی میں ہی متوقع تھا۔ اس ویرانے میں پیزا اور کوک کے ڈنر کے بعد اپنے ٹھنڈے کمرہ کے ٹھنڈے بستر میں گھس گیا۔

صبح آنکھ کھلی تو سورج کی سنہری کرنیں لوٹسے اور ایورسٹ کی برفوں کو پگھلانے کی کوشش میں لگی نظر آ رہی تھیں۔ ایک مرتبہ پھر ٹھنڈے پانی سے منہ ہاتھ دھو کر ناشتہ کی میز پر تھا۔ ناشتہ کے بعد سامان پیک کیا۔ اپنے اپنے رک سیک اٹھائے اور ہوٹل سے باہر آ گئے۔ یہ وہ وقت تھا جب موبائل فون کا نیٹ ورک بڑی تیزی سے پھیل رہا تھا۔ ان علاقوں میں بجلی تو نہیں تھی مگر میرے آنے سے چند ہفتے قبل فون سگنلز آ چکے تھے۔ بعض جگہوں پر لکڑی یا پتھر کے کمرے کے باہر انٹرنیٹ کیفے کا بورڈ بھی آویزاں نظر آ جاتا تھا۔ ہم نالے کے ساتھ ساتھ جنگل میں سے گزرتے ہوئے چڑھائی چڑھ رہے تھے۔ اب ہم تقریباً 13000 فٹ کی بلندی پر تھے اس لئے چلنے کی رفتار آہستہ اور سانس کی رفتار تیز ہوتی جا رہی تھی۔ اس راستہ پر آنے والے اکثر نیپالیوں کا سفر تینگ بوچے پر ختم ہو جاتا ہے اس لئے تینگ بوچے سے آگے یاک اور بکریوں کی ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی۔ خوبصورت اور نسبتاً گھنے جنگل میں سے گزرتے ہوئے ہم ایک مرتبہ پھر کھلی وادی میں آ گئے۔ ہم ٹری لائن سے اوپر آ چکے تھے اور آکسیجن آہستہ آہستہ کم ہو رہی تھی۔ اس علاقہ میں پھرتے ہوئے کالے اور سفید یاک سوکھی ہوئی گھاس اور برفانی پہاڑوں کے درمیان قدرتی منظر کا حصہ بنے ہوئے تھے۔ یہاں پر مجھے پہلی مرتبہ سفید یاک دیکھنے کا اتفاق ہوا۔

نانگا نے شومار کے علاقے کے قریب ویرانے میں ایک ریسٹورنٹ میں لنچ کا فیصلہ کیا۔ نانگا جب بھی کسی ویران ہوٹل یا ریسٹورنٹ میں رکتا تو سونی سونی کہہ کر آوازیں لگاتا اور جواب میں عموماً کوئی ادھیڑ عمر نیپالی خاتون باہر آتی۔ شروع میں میں یہی سمجھتا رہا کہ نانگا کو مالکان کے نام پتہ ہیں مگر بعد میں پتہ چلا کہ سونی لوکل زبان میں مالکن کو کہتے ہیں۔ چونکہ اکثر مرد حضرات کھیتی باڑی اور جانور چرانے کے لئے باہر رہتے تھے اس لئے ریسٹورنٹ کا کام عورتوں کے سپرد ہوتا ہے۔ ہم نے سونی کا دیا ہوا ہلکا پھلکا کھانا کھایا اور ڈینگ بوچے کی طرف چل پڑے۔

ڈینگ بوچے کی چڑھائیوں سے کچھ دیر قبل راستہ دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ ایک راستہ پھیرچے سے ہوتا ہوا ایورسٹ کی طرف جاتا ہے اور دوسرا راستہ ڈینگ بوچے کی طرف۔ پھیرچے کا راستہ نسبتاً آسان اور مختصر تھا اس لئے میں نے واپسی کے لئے اس راستہ سے آنے کا ارادہ کیا۔ عصر کے قریب ہم ڈینگ بوچے کے چھوٹے سے گاؤں میں داخل ہو رہے تھے۔

یہاں منہ کون دھوتا ہے

نانگا حسب معمول ایک سبز ٹین کی چھت والے آسیب زدہ ہوٹل میں گھس کر سونی کو آوازیں دینے لگ پڑا۔ میں نے آسیب زدہ عمارت کے ایک چھوٹے سے کیبن نما کمرہ میں اپنا سامان رکھا اور عمارت کی بالائی منزل پر آ گیا۔ یہاں پر ایک بڑا سا ڈائننگ ہال تھا جس کے چاروں طرف شیشے کی کھڑکیاں اور درمیان میں ایک قدیم طرز کی لوہے کی انگیٹھی تھی جس کا ایک سرا چھت سے باہر نکل گیا ہوا تھا۔ نانگا لکڑیاں ڈال کر انگیٹھی جلانے میں مصروف تھا۔

’’بھیا پانی ہوگا؟‘‘ میں نے نانگا سے پوچھا۔

’’پانی کا کیا کرنا ہے؟‘‘ نانگا نے حیرانی سے پوچھا۔

’’منہ ہاتھ دھونا ہے‘‘ میں نے کہا۔ ’’یہاں منہ ہاتھ کون دھوتا ہے‘‘۔ نانگا نے ہنس کر جواب دیا اور واقعی سونی اور اس کے ساتھ بیٹھے ایک لوکل باشندے کو دیکھ کر یہی لگتا تھا کہ کافی عرصہ سے پانی نے ان کے چہروں کو نہیں چھوا۔

نانگا نے ہوٹل کے احاطہ میں ایک پلاسٹک کے نیلے ڈرم کی طرف اشارہ کیا اور کہا دیکھ لو اس میں شاید پانی مل جائے۔ نیچے جا کر ڈرم میں دیکھا، پانی تو تھا مگر اس پر برف کی تہہ جم چکی تھی۔ ہاتھ مار کر برف کی تہہ توڑی اور پاس پڑے ہوئے جگ سے پانی نکال کر ٹھنڈے ٹھنڈے پانی سے اپنے منہ ہاتھ کو مزید ٹھنڈا کیا۔ ٹھنڈے ہاتھ منہ کے ساتھ واپس ڈائننگ ہال کی انگیٹھی کے پاس بیٹھ گیا مگر جونہی میری نظر وادی کے مغربی جانب پڑی میں اٹھ کر بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ سورج تقریباً غروب ہو چکا تھا مگر اس کی سرخی بادلوں پر اپنا رنگ چھوڑ رہی تھی۔ کم روشنی سے سایہ والے حصہ کے پہاڑ کالے نظر آ رہے تھے، دوسری طرف کے پہاڑوں پر برف کی سفیدی نمایاں تھی اور درمیان میں سرخ بادل۔ مجھے پتہ تھا کہ اس طرح کے خوبصورت مناظر کی عمر بہت کم ہوتی ہے اس لئے مجھے بھاگ کر اپنے کمرہ میں جا کر اپنا کیمرہ اور کیمرہ کا سٹینڈ نکالنا پڑا۔ ہوٹل سے باہر ایک کھلے احاطہ میں جا کر کیمرے میں قدرت کے اس خوبصورت منظر کو محفوظ کرنے لگا۔ ہمالیہ کے سایہ میں شدید سردی کا احساس مجھے اس وقت تک نہ ہوا جب تک بادلوں کی سرخی مکمل سیاہی میں تبدیل نہ ہو گئی۔ نانگا نے آواز دے کر کھانے کے لئے بلایا۔ کھانا کھا کر تمام گرم کپڑوں سمیت بستر میں گھس گیا۔

اگلے دن صبح صبح اٹھ کر ایک مرتبہ پھر منہ ہاتھ دھونے کا کڑا ارادہ کیا۔ صحن میں جا کر نیلے ڈرم میں جھانکا تو اسی جگ کو، جسے میں شام ڈرم کے اندر بھول کر چھوڑ گیا تھا، 95 ڈگری کے زاویے پر ایستادہ پایا۔ رات کی سردی کی وجہ سے پانی مکمل طور پر برف بن گیا تھا اور جگ آدھے سے زیادہ برف کے اندر تھا۔ گزشتہ شام کی طرح برف پر مارشل آرٹ کے چند داؤ آزمانے کے بعد سوچا، نانگا ٹھیک ہی کہتا تھا، یہاں منہ ہاتھ دھو کر کیا کرنا ہے۔

ڈینگ بوچے

ڈینگ بوچے قریباً 14500 فٹ کی بلندی پر ایک چھوٹی سے آبادی ہے۔ یہاں پر ٹریکرز نچے بازار کی طرح ایک دن آرام کے لئے رکتے ہیں تاکہ جسم بلندی کا عادی ہو جائے۔ دوپہر تک میں گاؤں کی گلیوں میں اکیلا ہی گھومتا رہا اور گاؤں میں موجود ایک چھوٹی سی دکان پر جا کر مختلف چیزوں کی خواہ مخواہ قیمتیں پوچھتا رہا۔ دوپہر کے قریب ٹریک کا نقشہ دیکھتے ہوئے میرے پروگرام میں تبدیلی آ گئی۔

پہلے میرا ارادہ یہی تھا کہ ایک دن آرام کے بعد لابوچے جا کر ٹھہریں گے۔ مگر نقشہ میں لابوچے سے پہلے تھک لا کے نام کی جگہ نظر آئی یہ تقریباً آدھے دن کی مسافت اور ڈینگ بوچے سے تقریباً 700 فٹ کی بلندی پر تھا۔ میں نے یہی سوچا کہ ایک دن مکمل آرام اور پھر اگلے دن لمبے سفر کی بجائے دو دن آدھے آدھے دن کا ٹریک کیا جائے۔ اس سے جسم بھی بلندی کے اثرات کا بہتر اثر لے گا۔

دوپہر ایک بجے کے قریب رک سیک اپنے اوپر لادے اور ساتھ کے پہاڑ پر چڑھنا شروع کر دیا۔ قریباً 35,30 منٹ کی چڑھائی کے بعد پہاڑ کے اوپر نسبتاً سیدھے اور ہموار راستہ پر آ گئے۔ یہ راستہ تھک لا تک اس راستے کے متوازی چلتا ہے، جس کو دو روز قبل ہم نے واپسی کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ اسی متوازی راستہ پر پھیرچے کی آبادی ہے جہاں پر ایمرجنسی میڈیکل سنٹر بھی موجود ہے۔

لگ بھگ 3 گھنٹے میں ہم تھک لا کے علاقہ میں تھے۔ تھک لا پاس قریباً 16000 فٹ بلند پہاڑی درہ ہے جس کو ہم نے عبور کرنا تھا مگر آج ہم اس درہ کے نیچے علاقے کے تنہا ہوٹل میں رات گزارنا چاہتے تھے۔ ڈینگ بوچے سے آگے رہائش کے لئے کافی مشکل پیش آتی ہے اور بعض اوقات ٹریکرز کو سونے کی جگہ بھی نہیں ملتی اس لئے مجبوراً ڈائننگ ہال میں سلیپنگ بیگ بچھا کر سونا پڑتا ہے۔ مگر میں چونکہ آف سیزن میں آیا تھا اس لئے جگہ کی تنگی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

اس ہوٹل میں 10,8 یورپیئن گوروں کی ٹیم پہلے سے موجود تھی۔ مگر سردی کی شدت کی وجہ سے میں نے کھانا کھا کر بجائے گپ شپ کے سونے کو ترجیح دی۔ صبح جب آنکھ کھلی تو گوروں کی ٹیم روانگی کے لئے تیاری میں مصروف نظر آئی مگر میری منزل ان سے مختلف تھی کیونکہ وہ واپسی کا سفر کر رہے تھے۔

لابوچے

آج کا دن مختصر مگر سخت تھا کیونکہ 16 ہزار فٹ بلند تھک لا پاس کو عبور کر کے ہم نے لابوچے تک پہنچنا تھا۔ دن کا آغاز ہی شدید چڑھائی سے ہوا۔ پیروں کے نیچے سے نکلتے ہوئے پتھر اور آہستہ آہستہ کم ہوتی ہوئی آکسیجن بار بار رکنے پر مجبور کر رہی تھی۔ تقریباً ایک سے ڈیڑھ گھنٹے میں ہم تھک لا پاس کی ٹاپ پر تھے۔ برف سے ڈھکی ہوئی ٹاپ کے برعکس یہ مٹی، ریت اور پتھروں سے بھری ہوئی نسبتاً ہموار سطح تھی۔ یہاں پر ماؤنٹ ایورسٹ پر مرنے والوں کی یادگاریں بھی بنائی گئی ہیں۔ یہاں کچھ دیر بیٹھ کر تصاویر اتروائیں۔ رک سیک میں سے کھانے کی ہلکی پھلکی چیزیں نکال کر کھائیں اور لابوچے کی طرف چلنے لگ پڑے۔

راستہ پتھریلا اور نسبتاً غیر واضح تھا، مگر نانگا ان راستوں پر کئی مرتبہ آ چکا تھا۔ دوپہر 3,2 بجے کے درمیان ہم لابوچے پہنچ چکے تھے۔ پچھلی آبادیوں کے برعکس یہ 3,2 ہوٹلز اور ایک کیمپ سائیٹ پر مشتمل چھوٹی سی آبادی تھی۔ یہ وادی نسبتاً کھلی ہے جس کی وجہ سے ہوا کافی تیز ہوتی ہے اور مٹی بھی اڑتی رہتی ہے۔ لابوچے سطح سمندر سے 16175 فٹ کی بلندی پر واقع ہے اور اس بلندی نے میرے پر اپنا اثر دکھانا شروع کر دیا تھا۔ شدید سر درد کے ساتھ بھوک مکمل طور پر ختم ہو چکی تھی۔ باوجود نانگا کے

اصرار کے کھانا نہ کھا سکا۔ کافی کے ساتھ بلندی کی بیماری سے بچنے والی آدھی گولی کھائی اور سر شام ہی سونے کے لئے لیٹ گیا۔ قریباً ایک گھنٹے کے بعد آنکھ کھلی تو ابھی کافی روشنی تھی اور ہر طرف مکمل خاموشی تھی اور اپنے دل کی دھڑکن واضح سنائی دے رہی تھی۔ سر درد نسبتاً کم تھا مگر دل کی دھڑکن 125 سے بھی تجاوز کر گئی تھی۔ بستر پر لیٹ کر دل کی دھڑکن نارمل ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ بستر کے ساتھ کھڑکی میں پڑی پانی کی بوتل اٹھائی تو پانی جم چکا تھا۔ نانگا کو بلند آواز میں پکارنے کے لئے جو جو ہمت درکار تھی، اسی ہمت کو اکٹھا کرکے اٹھا اور ڈائننگ ہال میں آ گیا۔ کھانا نہ کھانے کی وجہ سے کمزوری تھی۔ کھانا کھا کر چائے پی تو صورتحال کچھ بہتر ہوئی۔

کینیڈا اور پاکستان میں پرانے اور سینئر ہائیکرز احباب ڈاکٹر مومن خلیفہ صاحب اور ڈاکٹر عبدالغفار صاحب سے فون پر رابطہ کرکے دل کا حال سنایا تو دونوں نے ہی بلندی کے اثرات سے بچنے والی دوا کے استعمال سے روک دیا۔ اس سے قبل اس سے زیادہ بلندی پر جا چکا تھا مگر نہ تو پہلے کبھی یہ دوائی کھائی تھی اور نہ ہی کبھی یہ حالت ہوئی تھی۔ مگر کھانا کھانے کے بعد جسم میں توانائی لوٹ آئی۔

لک لا سے چلے ہوئے مجھے ایک ہفتہ ہو گیا تھا اور ابھی تک سفر اوپر کی طرف ہی جاری تھا۔ جوں جوں اوپر کی طرف جاتے ہیں ویسے ویسے رہائش کے کمرے کا سائز مختصر ہوتا جاتا ہے اس لئے زیادہ وقت کاٹیج کے مین ڈائننگ ایریا میں ہی گزرتا اور صرف سونے کے لئے کمرے میں جاتا۔ جس جگہ کو میں ہوٹل یا کاٹیج کے نام سے لکھ رہا ہوں یہ عموماً پہاڑی پتھر اور لکڑی کی چاردیواری ہوتی ہے جس پر ٹین کی چھت ڈال دی جاتی ہے اور اس چاردیواری کے اندر ہارڈ بورڈ کی دیواریں کھڑی کرکے چھوٹے چھوٹے ڈربہ نما کمرے بنا دئے جاتے ہیں۔ بعض دیواروں کی مضبوطی کا یہ عالم تھا کہ اگر کسی کو سوتے میں ٹانگیں چلانے کی عادت ہو تو بہت ممکن ہے کہ اس کی ٹانگ دیوار توڑ کر ساتھ والے کمرہ کے ہائیکر بھائی کو جا لگے۔ لیکن میں پرسکون ہو کر سوتا تھا کیونکہ میرے ساتھ والے کمرے اکثر خالی ہوتے تھے۔ رات کو پانی کی بوتل بستر کے اندر رکھ کر سونا پڑا کیونکہ پانی بستر سے باہر رکھو تو ایک سے دو گھنٹے میں مکمل طور پر برف بن جاتا تھا۔

گورک شیپ

صبح اٹھ کر ایک مرتبہ پھر برفیلے پانی سے منہ ہاتھ دھویا، ناشتہ کیا اور اپنے آخری کیمپ کی طرف روانہ ہو گئے۔ آج کی منزل گورک شیپ تھی۔ آج کے دن کی 4،3 گھنٹے کی نسبتاً آسان ہائیک کھمبو گلیشیئر کے کنارے پر تھی۔ کھمبو گلیشیئر ماؤنٹ ایورسٹ پر 24900 فٹ کی بلندی سے شروع ہو کر تھک لا پاس تک 16000 فٹ کی بلندی پر ختم ہو جاتا ہے۔ یہ دنیا کے بلند ترین گلیشیئرز میں سے ایک ہے۔ پتھر اور ریت سے ڈھکے ہوئے اس گلیشیئر پر شروع کا راستہ نسبتاً سیدھا تھا۔ 4،3 اترائیاں اور چڑھائیاں آئیں اور آخری چڑھائی کے بعد گورک شیپ کی رنگ برنگی ٹین کی چھتیں نظر آنے لگ پڑیں۔ گورک شیپ لگ بھگ 17000 فٹ کی بلندی پر ہے اور ایورسٹ کی طرف جانے والے ٹریکرز کے لئے یہ آخری کیمپ ہے کیونکہ ٹریکنگ پرمٹ کے ساتھ بیس کیمپ پر ٹینٹ لگانے کی اجازت نہیں ہے۔ گورک شیپ میں ایک چھوٹی سی جھیل بھی ہے مگر سردی کی وجہ سے وہ سارا سال برف سے جمی رہتی ہے۔ گورک شیپ کسی دور میں ماؤنٹ ایورسٹ کا بیس کیمپ تھا مگر بعد میں بیس کیمپ یہاں سے 3،2 گھنٹے آگے منتقل کر دیا گیا۔

ماؤنٹ ایورسٹ کے سائے میں اور ہمالیہ کی بلند ترین چوٹیوں کے درمیان گورک شیپ کی چند ہوٹلز پر مشتمل یہ چھوٹی سی وادی باقی دنیا سے مکمل طور پر کٹ جانے کا احساس دلاتی ہے مگر تنہائی کا یہ خوف اس وقت سکون اور راحت میں بدل جاتا ہے جب سوچ انسانی آبادیوں کی افراتفری اور بے سکونی کی طرف جاتی ہے۔ دوپہر کے ہلکے پھلکے کھانے کے بعد ہوٹل میں موجود 5،4 یورپی اور امریکی حضرات سے گپ شپ کے لئے بیٹھ گیا۔ کچھ دیر باہر دھوپ میں ٹہلنے کے لئے نکل گیا۔ یہاں پر دسمبر کا مہینہ سرد مگر خشک ہوتا ہے۔ خوش قسمتی سے مجھے کسی بھی موقعہ پر بارش یا برفباری کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

رات کا کھانا کھا کر کیمرہ لے کر باہر آیا تو ایک بے حد منفرد اور عجیب سا احساس تھا۔ کچھ سال قبل جب کے ٹو بیس کیمپ سے واپسی پر ہم نے ''گونڈو گورو'' پاس کو عبور کرنے کے لئے رات 12 بجے ٹریکنگ شروع کی تو کچھ اسی طرح کا منظر تھا۔ چاند کی روشنی میں ہمالیہ کی چاردیواری اور صاف آسمان قدرت ایک مرتبہ پھر مجھ پر مہربان تھی اور میں محض اتفاق سے چاندنی راتوں میں ماؤنٹ ایورسٹ کے سائے میں تھا۔ صاف آسمان پر چاند ستارے اور دنیا کی بلند ترین چوٹیاں ایک ساتھ دیکھنے کو مل جانا ایک ناقابل فراموش تجربہ تھا۔ عموماً اتنا صاف آسمان اور ستارے آپ کو شہری آبادیوں میں بھی فضا اور روشنی کی آلودگی کی وجہ سے نظر نہیں آتے۔ قریباً آدھ گھنٹے تک چاند کی روشنی میں چمکتی ہوئی دنیا کی بلند ترین چوٹیوں کو اپنی یادداشت اور کیمرہ میں محفوظ کرتا رہا۔ سردی رات کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی تھی۔ گورک شیپ میں رات کو درجہ حرارت منفی 20 سے منفی 25 ڈگری سینٹی گریڈ تک چلا جاتا ہے۔ واپس ہوٹل میں آ کر چائے، کافی کے ساتھ ہائیکرز احباب کے ساتھ کچھ دیر گپ شپ لگائی پھر اپنے ڈربہ نما کمرہ میں جا کر گرم کپڑوں، گرم ٹوپی اور گرم جرابوں سمیت بستر میں گھس گیا۔ گزشتہ رات کی طرح پانی کی بوتل آج بھی بستر کے اندر تھی۔

کالا پتھر

اگلے دن صبح سویرے اٹھ کر ہلکے سے ناشتے کے بعد ''کالا پتھر'' جانے کا ارادہ کیا۔ آج واپسی کے سفر سے قبل ٹریک کا آخری دن تھا اور میرے پاس دو راستے تھے۔ یا تو میں ماؤنٹ ایورسٹ بیس کیمپ چلا جاؤں یا کالا پتھر۔ میں نے کالا پتھر کو دو وجوہات کی بنا پر ترجیح دی۔ ایک تو کالا پتھر کی بلندی جو کہ سطح سمندر سے 5600 میٹر کی بلندی پر ہے۔ یہ قریب قریب اتنی ہی بلندی ہے جتنی کہ براعظم یورپ اور براعظم افریقہ کی بلند ترین چوٹیاں۔ ماؤنٹ ایلبرس (5642 میٹر) اور ماؤنٹ کلی منجارو (5895 میٹر) اور دوسری چیز جو کہ شاید زیادہ اہم تھی کہ کالا پتھر سے ماؤنٹ ایورسٹ کا بہتر نظارہ تھا۔ کسی بھی بڑے پہاڑ کی طرح ماؤنٹ ایورسٹ بیس کیمپ سے پہاڑ کی چوٹی نظر نہیں آتی۔ میرا ارادہ دنیا کے بلند ترین مقام پر سورج کی پہلی کرن یعنی طلوع آفتاب دیکھنے کا تھا۔ اس لئے صبح سویرے 5 بجے کے قریب ہم نے کالا پتھر پر چڑھائی شروع کر دی۔

گورک شیپ کی برفانی جھیل سے گزر کر کالے پتھر کی ڈھلوانوں کا آغاز ہو جاتا ہے۔ ایک تو چڑھائی اور شدید سردی کی مشکل اور باقی رہی سہی کسر سامنے سے آنے والی تیز ہوا نے پوری کر دی۔ صبح سویرے کا انتخاب کوئی بہت آئیڈیل فیصلہ نہ تھا کیونکہ سورج ایورسٹ کے پیچھے سے طلوع ہوتا ہے اور طلوع آفتاب کا منظر بہت واضح نہیں ہوتا۔ اور دوسرے صبح کے وقت بہت تیز ہوا چلتی ہے جس کی وجہ سے چڑھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ اس بلندی پر آکسیجن کا لیول سطح سمندر کی نسبت نصف رہ جاتا ہے۔ چونکہ میرے جسم کو آدھی آکسیجن مل رہی تھی اس لئے چلنے کی رفتار بہت آہستہ تھی۔ میں نے اپنے چہرہ کو بھی سرد اور تیز ہوا سے بچنے کے لئے گرم ٹوپی اور مفلر سے ڈھانپ رکھا تھا اور تیز ہوا سے مقابلہ کرتے آہستہ آہستہ قدم اٹھا رہا تھا۔ ڈھلوان سطح کی چڑھائی اور تیز ہوا کی شدت سے کبھی لڑکھڑاتا تو نانگا کو فکر ہو جاتی کہ کہیں میں ہوا سے اڑ ہی نہ جاؤں۔

اندازاً اڑھائی سے تین گھنٹے ہوا کے تھپیڑے کھانے کے بعد ہم کالا پتھر کی ٹاپ پر پہنچ چکے تھے۔ سورج طلوع ہو رہا تھا مگر اس کی کرنیں ماؤنٹ ایورسٹ کے اس حصہ پر پڑ رہی تھیں جو کہ ہماری آنکھوں سے اوجھل تھا۔ روشنی اتنی تیز ہو چکی تھی جس میں ماؤنٹ ایورسٹ کا نظارہ قریب سے کیا جا سکتا تھا۔ یہ منظر بیس کیمپ یا ٹریک کے کسی اور حصہ سے نظر نہیں آتا تھا۔ کالا پتھر سے ماؤنٹ ایورسٹ اور لوٹسے کے علاوہ ''پوموری''، ''نوپسے'' اور ''چاغز'' کی خوبصورت چوٹیاں دائرے کی طرح پھیلی ہوئی تھیں۔ اندازاً ایک گھنٹے کے قریب ہم کالا پتھر کے کالے پتھروں پر بیٹھ کر چاروں اطراف کی تصاویر لیتے رہے۔ پتھروں پر ادھر سے ادھر کودنے کے بعد جب تھک گئے تو ہم نے واپس اترنے کا فیصلہ کیا۔

اترائی اس لئے مشکل تھی کہ عمودی ڈھلوانوں پر بعض اوقات رکنا مشکل ہو جاتا۔ مگر جوں جوں نیچے جا رہے تھے، آکسیجن لیول تھوڑا تھوڑا بہتر ہونے سے جسم میں توانائی آ رہی تھی۔ سورج کی روشنی اب پہاڑوں سے اتر کر گورک شپ کی رنگین چھتوں تک آ چکی تھی۔ دور نیچے گورک شپ کے ہوٹلز سے 15، 20 ہائیکرز کا ایک گروپ ایورسٹ بیس کیمپ کی طرف جا رہا تھا۔ 10 سے 11 بجے کے درمیان ہم اپنے کاٹیج پہنچ چکے تھے۔

پاکستانی گروپ

واپسی کے سفر کے لئے سامان پیک کیا اور دوپہر کے کھانے کے لئے ڈائننگ ہال میں آ گیا۔ ارادہ یہی تھا کہ دوپہر کا کھانا کھا کر واپس ''لوبوچے'' جا کر رات بسر کریں گے لیکن بھوک نہ ہونے کی وجہ کھانا نہ کھا سکا اور صرف سوپ کا ایک پیالہ پی کر واپسی کے سفر کا آغاز کیا۔ گورک شپ کی مختصر آبادی کے آخری موڑ پر پہنچے ہی تھے کہ مجھے پیچھے سے جیک نے آواز دی۔ جیک امریکی ٹریکر تھا اور میری طرح اکیلے ہی اس طرف کو آ نکلا تھا۔ نیچے بازار سے ہم ایک دوسرے کے آگے پیچھے آ رہے تھے اس لئے ٹریک کے دوران سلام دعا ہوتی رہی۔ ''تم نے کالا پتھر سے 15 سے 20 لوگوں کی ٹیم دیکھی تھی؟'' جیک نے میرے سے پوچھا۔ ''یقیناً دیکھی تھی''۔ میں نے حیرانی سے جواب دیا۔ ''وہ پاکستانی ہائیکرز کی ٹیم ہے''۔ جیک نے میری حیرانی میں مزید اضافہ کر دیا۔ یہ میرے لئے بہت بڑی خبر تھی کیونکہ نیپال آنے سے قبل میں نے پاکستان میں جتنے بھی ہائیکرز احباب سے رابطے کئے تو کسی نے کوئی خبر مہیا نہ کی۔ ''نانگا! ہم ابھی ماؤنٹ ایورسٹ بیس کیمپ جائیں گے اور واپسی کا سفر کل شروع کریں گے''۔ میں نے نانگا کے چہرہ پر پہلی مرتبہ مجبوری اور لاچاری دیکھی۔ اور اس کا فوری اور مختصر جواب تھا ''بھیا آپ نہیں کر سکو گے''۔

میں 18500 فٹ کی بلندی سے اتر کر تقریباً 16700 فٹ پر آ گیا ہوا تھا اور بلندی سے نیچے آنے کے بعد جسم بلندی کا بہتر طور پر عادی ہو جاتا ہے اور میں جسمانی طور پر اپنے آپ کو مکمل فٹ محسوس کر رہا تھا اور نانگا سے میری یہی بحث ہو رہی تھی کہ ابھی ساڑھے اٹھارہ ہزار فٹ سے آیا ہوں اور اب ساڑھے سترہ ہزار فٹ پر واپس جانے میں آسانی ہوگی۔ مگر نانگا اس بات پر مصر تھا کہ صبح 5 بجے سے ہم اتنی انرجی استعمال کر چکے ہیں کہ بیس کیمپ تک جا کر واپس آنا ممکن نہ ہوگا۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ میرا اور نانگا کا اختلاف ہو رہا تھا۔ نانگا تقریباً رونے والا ہو گیا اور بالآخر ہار مان کر میرے ساتھ بیس کیمپ جانے کے لئے راضی ہو گیا۔

سامان واپس آ کر کاٹیج میں رکھا اور کھانے پینے کا ہلکا سا سامان ساتھ اٹھایا اور بیس کیمپ کی طرف چل پڑے۔ بیس کیمپ کا اڑھائی سے تین گھنٹے کا فاصلہ میں نے پاکستانی ٹیم سے ملنے کے شوق میں بھاگم بھاگ ڈیڑھ گھنٹے میں مکمل کیا جو کہ ایک بنیادی غلطی تھی۔ بلندی پر چڑھتے ہوئے جتنی آہستہ رفتار میں چڑھا جائے اتنا ہی اچھا ہوتا ہے کیونکہ اس سے جسم

بہتر طور پر بلندی کا عادی ہو جاتا ہے۔ بیس کیمپ پر جب ہم پہنچے تو پاکستانی ٹیم پتھروں اور برف کے درمیان نماز عصر باجماعت ادا کر رہی تھی۔ نماز کے بعد جب ان سے سلام دعا ہوئی تو پتہ چلا کہ یہ انگلستان میں مقیم پاکستانیوں کا بمشکل اردو بولنے والا گروپ ہے جو کہ پاکستانی جھنڈا اور یونین جیک دونوں اٹھا کر گھوم رہے ہیں۔ ٹیم واپسی کی تیاریوں میں تھی اس لئے ان سے ملاقات مختصر رہی مگر ان کی وساطت سے مجھے ماؤنٹ ایورسٹ بیس کیمپ دیکھنے کا موقع مل گیا۔

17600 فٹ کی بلندی پر یہ بیس کیمپ ماؤنٹ ایورسٹ پر جنوب مشرقی سمت سے چڑھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ وہی راستہ ہے جو 1953ء میں ایڈمنڈ ہیلری اور تنزگ نارگے نے استعمال کیا۔ یہاں سے ایورسٹ کی چوٹی قریباً 3500 میٹر کی بلندی پر ہے مگر اصل امتحان اس کے بعد شروع ہوتا ہے۔ پہاڑ پر چڑھنے سے قبل کوہ پیما عموماً ایک سے دو ہفتے بیس کیمپ پر رکتے ہیں تا کہ جسم بلندی کا عادی ہو جائے۔ یہاں سے چوٹی تو نظر نہیں آتی مگر کھمبو آئس فال کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع مل جاتا ہے۔ کھمبو آئس فال ایک جمی ہوئی آبشار ہے جو کہ ایک اندازے کے مطابق ہر روز 3 سے 4 فٹ نیچے کی طرف حرکت کرتی ہے۔ چوٹی پر جانے کے لئے ساؤتھ کالم کا راستہ اختیار کرنے والے کوہ پیماؤں کو اس آئس فال سے گزرنا پڑتا ہے اور یہ حصہ ماؤنٹ ایورسٹ کی چوٹی کے راستے کا سب سے خطرناک حصہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس بدنام زمانہ برفانی آبشار میں برفانی دراڑیں اور ٹوٹتے ہوئے برف کے بڑے بڑے ٹکڑے کوہ پیماؤں کے لئے جان لیوا ثابت ہوتے ہیں۔ کچھ کوہ پیما جو آئس فال میں گر کر ہلاک ہوئے ان کی لاشیں کچھ سالوں کے بعد بیس کیمپ سے ملیں۔

بیس کیمپ پر تصاویر اترواتے مجھے اندازہ بھی نہیں ہوا کہ کب پاکستانی ٹیم واپس روانہ ہوئی۔ سورج ڈھلنا شروع ہو گیا تھا اور سردی بڑھ رہی تھی۔ ہم نے گورک شیپ کی طرف واپسی کا رخ کیا۔ آج کے دن ہائیکنگ کرتے ہوئے مجھے 12 گھنٹے کے قریب ہو چکے تھے اور نانگا کی پیش گوئی کہ میں کالا پتھر اور بیس کیمپ ایک دن میں نہیں کر سکتا، پوری ہوتی نظر آ رہی تھی۔ سارے دن کی تھکاوٹ اور کچھ نہ کھا سکنے کی وجہ سے کمزوری ہو رہی تھی اور میری رفتار آہستہ سے آہستہ تر ہو رہی تھی۔ کچھ کھانے کی کوشش کرتا تو قے آنے لگتی۔ صبح کا ہلکا ناشتہ، سوپ اور چند بسکٹ پر میرا سارا دن گزرا تھا۔ سردی کا احساس، آس پاس کے خوبصورت پہاڑ اور تیزی کے ساتھ پھیلتی ہوئی سیاہی میں سے مجھے کسی چیز کی خبر نہ تھی۔ میں سر جھکا کر نانگا کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ گن کر دس قدم اٹھاتا اور زمین پر بیٹھ جاتا۔ نانگا پھیلتے ہوئے اندھیرے اور میری حالت زار کی وجہ سے فکر مند ہو رہا تھا۔ ہر 10 قدم کے بعد جب میں بیٹھتا تو نانگا میرا حوصلہ بڑھاتا اور قدم اٹھانے کو کہتا۔ واپسی کا راستہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کا تھا جو میں نے 3 گھنٹے میں کیا۔ کاٹیج میں رات کے اندھیرے میں 8 بجے کے قریب پہنچے۔ اتنی ہمت نہیں تھی کہ کچھ کھا پی سکتا۔ سیدھا بستر میں جا کر بوٹوں سمیت گھس گیا۔ نانگا نے بستر پر ہی سوپ لا کر زبردستی پلانے کی کوشش کی۔ نانگا پریشان تھا کہ واپسی کس طرح ہو گی مگر مجھے یقین تھا کہ صبح تک میری حالت بہتر ہو جائے گی۔

سر درد، بھوک نہ لگنا، نیند نہ آنا، تھکاوٹ، سانس لینے میں مشکل، مستقل متلی ہوتے رہنا۔ یہ تمام بلندی کی بیماری کی علامات ہیں اور اس رات یہ تمام علامات میرے ساتھ رہیں۔ شدید سردی میں گزری گئی یہ رات میری زندگی کی سب سے لمبی رات تھی۔ لیکن ہر رات کی طرح اس رات کی بھی صبح تھی۔ اگلی صبح میری حالت قدرے بہتر تھی مگر چلنے پھرنے میں دشواری تھی جو کہ ناشتہ کرنے کے بعد بہتر ہو گئی۔ ناشتہ کے بعد اپنا اپنا سامان اٹھا کر واپسی کا سفر شروع کیا تو توقع کے عین مطابق قریباً آدھ گھنٹے میں اپنے آپ کو کالا پتھر پر دوبارہ چڑھنے کے قابل محسوس کرنے لگ پڑا تھا مگر میرا باقی کا سفر بلندی کی بجائے نیچے کی جانب تھا۔ بلندی کا اثر جوں جوں نیچے آ رہے تھے، کم ہو رہا تھا اور سب سے بڑھ کر صبح کے ناشتے نے چلنے کے قابل کر دیا تھا۔ بلندی سے اترتے ہوئے ہر اٹھتا ہوا قدم جسم میں توانائی لے کر آ رہا تھا۔ انہی قدموں کے ساتھ لگ بھگ 60 کلومیٹر کے جس راستے پر میں 9 دنوں میں آیا تھا، اسی راستہ پر چلتے ہوئے 3 دن میں واپس جانا تھا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ماؤنٹ ایورسٹ کے بیس کیمپ تک جانا اور ہمالیہ کی خوبصورتی کو محسوس کرنا ہائیکنگ کے شوقین حضرات کی شدید خواہش ہوتی ہے لیکن یہ ٹریک ہمالیہ کی بلند و بالا چوٹیوں اور خوبصورت لینڈ سکیپ کے علاوہ آپ کو صدیوں پرانی شرپا ثقافت میں لے جاتا ہے جہاں آپ الپائن کے جنگلات میں گھرے شرپا گاؤں، دیومالائی طرز کی بدھ خانقاہیں اور ماڈرن دنیا کے اثرات سے دور مسکراتے ہوئے سادہ لوگ آپ کو وقت میں پیچھے آ جانے کا احساس دلاتے ہیں۔ 4 دن کے بعد نانگا مجھے لکلا ایئر پورٹ پر سی آف کرنے کے لئے موجود تھا اور میں اپنے آپ کو ماڈرن دنیا کی متوقع مصروفیت، ٹریفک اور ہجوم میں جانے کے لئے تیار کر رہا تھا۔

❁............❁............❁

مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب

پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب مضطرؔ

پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب سے خاکسار کا تعارف اور تعلق تین حیثیتوں سے رہا ہے۔ ایک طالب علم کے حوالہ سے اور دوسرا Colleague یا رفیق کار اور تیسرا ان کے پرنسپل ہونے پر Subordinate کے طور پر۔ تینوں حیثیتوں یا پہلوؤں سے ان کی چھاپ بڑی گہری اور پائیدار ہے۔ 1958ء سے 1963ء تک خاکسار ایک طالب علم کی حیثیت سے تعلیم الاسلام کالج میں پڑھتا رہا۔ اس وقت پروفیسر صاحب موصوف فلاسفی کے سینئر پروفیسر، ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ اور کشتی رانی اور بعد میں باسکٹ بال کے انچارج کے طور پر کالج میں نمایاں حیثیت سے پہچانے جاتے تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب جو اس وقت کالج کے پرنسپل تھے، کے قریبی ساتھیوں میں شمار ہوتے تھے۔ ہم سب طلباء اس وقت موجود پروفیسر صاحبان کی علمیت اور بزرگی سے متاثر بلکہ مرعوب تھے۔ علم و دانش بکھیرنے والے ستاروں کا ایک جھرمٹ تھا۔ چوہدری محمد علی صاحب کے مضمون سے براہ راست تو استفادہ نہ کر سکا، تاہم ان کے علمی لیکچرز، مشاعروں میں ان کا کلام اور باسکٹ بال میں ان کی غیر معمولی دلچسپی سے بے حد متاثر رہا۔ میں والی بال کا کھلاڑی تھا اور چوہدری صاحب اکثر و بیشتر مجھے باسکٹ بال میں آنے کے لئے تحریک کرتے رہتے تھے جس کو میں خاموشی سے ٹال دیتا کیونکہ ان ایام میں باسکٹ بال والوں کو روزانہ تین وقت کورٹس میں حاضری دینا ہوتی تھی اور باسکٹ بال کے کھیل کے فروغ میں ٹی آئی کالج ایک کلیدی رول ادا کر رہا تھا۔ بورڈ، یونیورسٹی اور پنجاب لیول پر ہمارے کالج کے کھلاڑی اپنا لوہا منوا رہے تھے جس کے لئے شروع میں پروفیسر نصیر احمد خان صاحب اور بعد میں پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نے غیر معمولی محنت کی اور کروائی۔

1964ء میں ایم اے پولیٹیکل سائنس کرنے کے بعد میری تقرری بطور استاد انگریزی ہوئی۔ اب مجھے ان کے ایک جونیئر رفیق کار کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ اس حیثیت سے انہوں نے ہمیشہ میری راہنمائی اور حوصلہ افزائی کی۔ کالج کے قومیائے جانے کے بعد ایک ایسا وقت بھی آیا جب میرے سوا انگریزی کے شعبہ میں کوئی اور استاد نہ تھا۔ شریف خالد صاحب کی ریٹائرمنٹ ہو چکی تھی۔ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب انجمن میں جا چکے تھے۔ چوہدری صاحب موصوف اس وقت کالج کے پرنسپل ہوتے ہوئے فرسٹ ایئر اور سیکنڈ ایئر کی پوری کی پوری کلاس کیمسٹری تھیٹر میں لیا کرتے تھے۔

یہ صورتحال تقریباً دو سال رہی اور موصوف نے اپنی انتظامی صلاحیتوں کے علاوہ تدریسی کام نہایت احسن رنگ میں ادا کیا۔ بلاشبہ آپ کی انگریزی بڑی مستند اور Authoritative تھی اور ہم جیسے ان کے سامنے محض طفل مکتب تھے۔

اسی زمانے کا ایک واقعہ مجھے یاد آ رہا ہے۔ ان ایام میں جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہوا ہے ربوہ میں باسکٹ بال کا کھیل بڑا مقبول تھا۔ کالج کورٹس کے علاوہ آٹھ دس جگہ باقاعدہ سے کھیل ہو رہا تھا۔ باسکٹ بال کی ایک اہم میٹنگ لاہور میں ہوئی۔ چوہدری صاحب موصوف کے ساتھ میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی، اسلم صابر صاحب، محمد اسلم شاد منگلا صاحب اور خاکسار کو بھی جانے کا اتفاق ہوا۔ میٹنگ شروع ہوئی۔ کوئی میجر صاحب اس میٹنگ کی صدارت کر رہے تھے۔ جب چوہدری صاحب موصوف کچھ کہنے کے لئے کھڑے ہوئے تو میجر صاحب نے کمال فراخدلی سے یہ اعتراف کیا اور کہا ”چوہدری صاحب ہمیں اچھی طرح علم ہے کہ آپ کی انگریزی اور طرز استدلال ایسا منطقی اور دل موہ لینے والا ہے کہ کوئی اس سے اختلاف نہ کر سکے گا بلکہ سب ممبران آپ سے اتفاق کرنے پر مجبور ہو جائیں گے“۔ یہ تھا وہ خراج تحسین جو اس وقت صدر مجلس نے آپ کو پیش کیا۔

مکرم چوہدری صاحب موصوف اپنے احمدیت قبول کرنے میں قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (Cantab) (جو گورنمنٹ کالج لاہور میں ان کے فلاسفی کے استاد اور اسی کالج کے پرنسپل اور ریٹائرمنٹ کے بعد ٹی آئی کالج کے پرنسپل رہے) کا ذکر بڑے ادب اور احترام کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ اسی طرح زندگی وقف کرنے پر حضرت مصلح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی شفقت اور عنایات کا ذکر بڑے ہی جذباتی اور ایمان افروز پیرایہ میں کیا کرتے تھے۔ آپ کے MTA کے پروگرام اور مشاعروں میں پیش کیا جانے والا کلام اس کی منہ بولتی تصویر ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے آپ کے سپرد وکالت تصنیف کا کام کیا ہوا تھا۔ آپ اسے بڑی احتیاط، فکر اور عرق ریزی سے سرانجام دیتے۔ دو ایک مرتبہ ترجمہ کرتے وقت خاکسار کو بھی یاد فرمایا۔ تین چار دوست کمرہ میں موجود ہوتے۔ حضرت مسیح موعود کی کسی کتاب کا ایک اقتباس اور بعض دفعہ چند فقرے زیر نظر ہوتے۔ تمام دوستوں سے رائے لیتے۔ ڈکشنری اور دوسری ادبی کتب ساتھ ہوتیں اور پھر بڑی احتیاط اور گہرائی میں جا کر سیاق و سباق کے مطابق اور اس سے بڑھ کر جماعت کے اسلوب اور Diction کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعتی روایات کے مطابق اسے سرانجام دیا جاتا ترجمہ کے دوران کسی طرف سے اگر مناسب الفاظ یا Term سامنے آتی تو اسے Welcome کیا جاتا اور پھر مزید کھنگالنے کے بعد اسے رکھا جاتا۔ چوہدری صاحب ہر اچھی رائے کو خوش دلی سے قبول کرتے لیکن آخری مرحلہ بڑی احتیاط اور تسلی سے سرانجام دیا جاتا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر123078 میں Yessie Kartika

بنت Ahmad Salam قوم.... پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Badung ضلع و ملک Wetan Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 6لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Yessie Kartika گواہ شد نمبر1 Sunarto S/o Kadnawi Late گواہ شد نمبر2۔ Syaiful Ahmad B Soleh Barmawi

مسل نمبر123079 میں Dicky Susanto

ولد Jhon Dai قوم.... پیشہ ملازمتیں عمر44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ciledun ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4اپریل 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 17لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Wages مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Dicky Susanto گواہ شد نمبر1۔ M.Teguh Setia Wan S/o M. Mochamad گواہ شد نمبر2۔ Suwandi Sutrisna S/o Ohon Dai

مسل نمبر123080 میں Charisun

ولد Mangun قوم.... پیشہ تجارت عمر62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Cleungs ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24نومبر 2013ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان انڈونیشین روپے (2) مکان انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 15لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Trade مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Charisun گواہ شد نمبر1۔ Rahmat Kufniadi Saleh S/o Chari Slin گواہ شد نمبر2۔ Touhid S/o Mantun

مسل نمبر123081 میں زوبیلہ اختر

زوجہ عبدالرؤف خاں قوم.... پیشہ خانہ داری عمر43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mosque ضلع و ملک یو کے بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 2لاکھ روپے (2) زیور 246.50 5ہزار669 سٹرلنگ پونڈ اس وقت مجھے مبلغ 200 سٹرلنگ پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ زوبیلہ اختر گواہ شد نمبر1۔ محمد ایوب ولد محمد شریف گواہ شد نمبر2۔ اکرام اللہ بھٹی ولد نذیر احمد بھٹی

مسل نمبر123082 میں زیب النساء باجوہ

زوجہ مبشر احمد سنوری قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Denhoog ضلع و ملک Nether Lands بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28مارچ 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 7ہزار یورو (2) زیور 25.40 تولہ 11ہزار یورو (3) نقدی 15ہزار یورو اس وقت مجھے مبلغ 1ہزار یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ زیب النساء باجوہ گواہ شد نمبر1۔ طاہر احمد محمود ولد چوہدری ناصر احمد گواہ شد نمبر2۔ مبشر احمد سنوری ولد محمود احمد سنوری

مسل نمبر123083 میں داؤد احمد کاہلوں

ولد طاہر احمد کاہلوں قوم کاہلوں پیشہ طالب علم عمر24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Den Haag ضلع و ملک Nether Lands بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 800 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ داؤد احمد کاہلوں گواہ شد نمبر1۔ طاہر احمد محمود ولد چوہدری ناصر احمد گواہ شد نمبر2۔ مبشر احمد سنوری ولد محمود احمد سنوری

مسل نمبر123084 میں Alseny Soumah

ولد Abdur Rayed قوم.... پیشہ انجینئرنگ عمر17 سال بیعت 2012ء ساکن Conakry ضلع و ملک Guinea بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20لاکھ Guinean Franc ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Alseny Soumah گواہ شد نمبر1 Tahir M.Abid S/o Sidique گواہ شد نمبر2۔ Muhammad Marega S/o Gazali Marega

مسل نمبر123085 میں Mamadou Kaba

ولد Sulaiman Kaba قوم...... پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر64 سال بیعت 2006ء ساکن Conakry ضلع و ملک Guinea بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 8لاکھ Guinean Franc ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mamadou Kaba گواہ شد نمبر1۔ Tahir M Abid S/o Siddique گواہ شد نمبر2۔ Muhammad Merega S/o Gazali Marega

مسل نمبر123086 میں دانیال احمد

ولد خالد محمود قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Burkina Faso ضلع و ملک Bukina Faso بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25نومبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20ہزار Cfa Franc Bceao ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ دانیال احمد گواہ شد نمبر1۔ خالد محمود ولد محمد لئیق گواہ شد نمبر2۔ عبدالرزاق ولد محمد صادق

مسل نمبر123087 میں سائرہ محمود

بنت خالد محمود قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Burkina Faso ضلع و ملک Bukina Faso بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28نومبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 75ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 10ہزار Cfa Franc Bceao ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سائرہ محمود گواہ شد نمبر1۔ خالد محمود ولد محمد لئیق گواہ شد نمبر2۔ محب اللہ خالد ولد عنایت اللہ

مسل نمبر123088 میں Mubaraz Chaudhry

ولد Mubashir Chaudhary قوم ڈوگر پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Fazal Masque ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15جولائی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 Pound Sterling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mubaraz Chaudhry گواہ شد نمبر1۔ Mansoor Ahmed Shah S/o Mohammed Iqbal Shah گواہ شد نمبر2۔ Zafar Ahmad S/o Barkat Ali

مسل نمبر123089 میں Laiq Ahmed Hayat

ولد Bashir Ahmed Hayat قوم...... پیشہ انجینئرنگ عمر61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لندن یو۔ کے ضلع و ملک یو۔ کے بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) Property 3لاکھ 50ہزار Pound Sterling اس وقت مجھے مبلغ 3ہزار 600 Pound Sterling ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Laiq Ahmed Hayat گواہ شد نمبر1۔ Danyal Ahmed Hayat S/o Laiq Ahmed Hayat گواہ شد نمبر2۔ Abdul Hamid Raja S/o Raja Suba Khan

مسل نمبر123090 میں Basim Abbasi

ولد Riaz Masood Abbasi قوم ..... پیشہ طالب علم عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیت الفتوح ضلع و ملک یو۔ کے بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28اگست 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50Pound Sterlin ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Basim Abbasi گواہ شد نمبر1۔ Naeem Ahmad S/o Ch.Muhammad Sharif Bajwah گواہ شد نمبر2۔ Imran Ahmad Khalid S/o Tahir Ahmad Khalid

نماز جنازہ حاضر و غائب

محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم مئی 2016ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ شاہدہ بٹ صاحبہ

مکرمہ شاہدہ بٹ صاحبہ اہلیہ مکرم اظہر محمود بٹ صاحب اپسم یو کے مورخہ 29/اپریل 2016ء کو 57 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ بہت ہنس مکھ، محنتی، صابرہ و شاکرہ، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ آپ کو جلسہ سالانہ کی ضیافت ٹیم میں خدمت کے علاوہ مختلف جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد ناصر خان صاحب (نائب امیر جماعت یو کے و افسر جلسہ سالانہ) کی بہن تھیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ اللہ جوائی صاحبہ

مکرمہ اللہ جوائی صاحبہ اہلیہ مکرم ملک سلطان احمد صاحب مرحوم کینیڈا مورخہ 24 مارچ 2016ء کو 94 سال کی عمر میں ٹورانٹو میں وفات پا گئیں۔ آپ نے اپنی شادی کے بعد قرآن کریم ناظرہ پڑھنا سیکھا اور پھر باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنا آپ کا معمول تھا۔ اپنے گاؤں اور وسیع خاندان میں ہمدرد اور صائب الرائے ہونے کی وجہ سے معروف تھیں۔ عورتیں آپ سے ذاتی مشورے لیتیں۔ جہاں مدد کی ضرورت ہوتی مدد بھی کرتیں۔ بڑی نیک متقی، صابرہ اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ تعمیر بیوت الذکر فنڈ اور دیگر تحریکات میں دل کھول کر قربانی پیش کرتی تھیں۔ مرحومہ کو خلافت سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ کو عمرہ اور روضہ رسول کی زیارت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم ملک لال خان صاحب امیر کینیڈا کی والدہ محترمہ تھیں۔

مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب

مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب آف لویری والا گوجرانوالہ۔ حال ہالینڈ مورخہ 6/اپریل 2016ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کے دادا حضرت احمد یار صاحب اور دادی حضرت مہتاب بی بی صاحبہ کو حضرت مسیح موعود کی سیالکوٹ تشریف آوری کے موقعہ پر بیعت کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ مرحوم 1987ء سے ہالینڈ میں مقیم تھے۔ آپ نے جماعت ہالینڈ میں صدر جماعت، نیشنل سیکرٹری تربیت، نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ اور صدر مجلس انصاراللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ ہالینڈ میں قضا کا نظام شروع ہوا تو پہلے قاضی مقرر ہوئے اور تادم وفات یہ ذمہ داری نبھاتے رہے۔ شعبہ سمعی بصری میں بھی لمبا عرصہ خاص خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم دعا گو، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، بہت شفیق، باہمت اور نیک انسان تھے۔ روزانہ لمبا وقت تلاوت قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ کیا کرتے۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کا بھی تین بار مطالعہ کرنے کی توفیق پائی۔ آپ کو خلافت سے بے پناہ محبت تھی اور اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنا بھی آپ کا معمول تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیویوں کے علاوہ چھ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب شہید کے والد تھے۔

مکرم عبداللطیف صاحب

مکرم عبداللطیف صاحب ابن مکرم فضل احمد صاحب آف دولیاہ جٹاں آزاد کشمیر مورخہ 30 دسمبر 2015ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلافت کے شیدائی اور پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ بڑے سادہ مزاج، صلح جو، مہمان نواز، ملنسار اور بڑی ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ غیر بھی آپ کے اخلاق کی تعریف کرتے ہیں۔ آپ نے 22 سال صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ واقفین زندگی اور جماعتی عہدیداروں کا بہت احترام کرتے۔ بے شمار دعائیں اور اشعار زبانی یاد تھے جنہیں موقعہ کی مناسبت سے سنایا بھی کرتے تھے۔ فرقان فورس میں بھی حصہ لیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور سات بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم عبدالصبور نعمان صاحب مربی انچارج سپین کے والد تھے۔

مکرم پروفیسر سعید اللہ خان صاحب

مکرم پروفیسر سعید اللہ خان صاحب ابن مکرم صوفی حبیب اللہ خان صاحب آف دارالفضل ربوہ مورخہ 14/اپریل 2016ء کو تقریباً 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت مسیح موعود کے خادم خاص (باروچی) حضرت میاں کریم بخش صاحب کے نواسے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ واقف زندگی تھے۔ حضرت مسیح موعود اور خلفائے احمدیت کے عاشق تھے۔ آپ کو ٹی آئی کالج میں 35 سال تدریسی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ کے شاگرد ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ ہومیوپیتھی ڈاکٹر بھی تھے اور غریبوں کا مفت علاج کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم حاجی محمد رفیق صاحب

مکرم حاجی محمد رفیق صاحب آف گھٹیالیاں حال امریکہ مورخہ 19/اپریل 2016ء کو 80 سال کی عمر میں امریکہ میں وفات پا گئے۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے کے عادی تھے۔ فریضہ حج بھی ادا کیا ہوا تھا۔ چالیس کے قریب بچوں کو قرآن شریف پڑھایا تھا۔ بہت نیک، دعا گو، ملنسار دیانتدار، ہمدرد اور حلیم الطبع انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ محبت وعشق اور وفا کا مضبوط تعلق تھا۔ ربوہ کے جلسوں میں باقاعدگی سے شرکت کی اور پھر 1987ء سے یو کے کے جلسے میں باقاعدگی سے شامل ہوتے رہے۔ لاہور میں آپ کا گھر نماز سنٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ غریب رشتہ داروں اور دوستوں کی خاموشی سے مالی مدد کیا کرتے تھے۔ کھلے دل سے مہمان نوازی کرتے۔ دامادوں اور بہوؤں کے ساتھ بہت اچھا مثالی سلوک تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم وسیم احمد فضل صاحب استاد جامعہ احمدیہ یو کے کے سسر تھے۔

مکرم شیخ منیر الحق عرفان صاحب

مکرم شیخ منیر الحق عرفان صاحب ابن مکرم شیخ افضل حق صاحب آف گلشن سرسید کراچی کچھ عرصہ قبل سڑک کراس کرتے ہوئے موٹر سائیکل کی ٹکر لگنے سے وفات پا گئے۔ آپ نے خدام الاحمدیہ میں بطور ناظم اصلاح وارشاد ضلع خدمت کی توفیق پائی۔ اپنے حلقہ کے جنرل سیکرٹری اور نائب صدر ہونے کے علاوہ شعبہ دعوت الی اللہ ضلع کراچی میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم ہر ایک کے ساتھ تعاون کرنے والے، ہردلعزیز شخصیت کے مالک، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

مکرم حبیب بن عالم صاحب

مکرم حبیب بن عالم صاحب آف تیونس مورخہ 15 مارچ 2016ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ سے پہلے دو بچوں نے 2011ء میں بیعت کی اور پھر ان کی دعوت الی اللہ سے ہی آپ نے بھی اپنی اہلیہ کے ہمراہ 2012ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ آپ پڑھے لکھے تو نہ تھے مگر بہت سادہ طبیعت کے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔

مکرم محمد نصر اللہ صاحب

مکرم محمد نصر اللہ صاحب ابن مکرم برکت اللہ صاحب آف دارالنصر وسطی ربوہ مورخہ یکم فروری 2016ء کو 62 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ باوجود بیماری کے بیت الذکر میں آ کر باجماعت نماز ادا کرتے تھے۔ ہر ایک سے نرمی اور پیار و محبت سے پیش آتے۔ اطاعت گزار اور نہایت شریف النفس انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ بہت محبت کا تعلق تھا۔ محلّہ میں سیکرٹری جائیداد اور زعیم انصاراللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ محلّہ کی بیت الذکر کی تعمیر میں صدر صاحب کی معاونت کرتے ہوئے مختلف کاموں کی نگرانی کی اور خرچ کا حساب رکھا۔ دعوت الی اللہ کے کاموں میں بھی ذوق وشوق سے حصہ لیتے۔ مالی قربانی کا بھی بہت جذبہ تھا۔ اپنے چندوں کی بروقت ادائیگی کیا کرتے تھے۔

مکرمہ زینب بی بی صاحبہ

مکرمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرحمٰن کشمیری صاحب مورخہ 23 مارچ 2016ء کو 98 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو، بہت ہی خدمت گزار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ فیصل آباد میں نائب صدر لجنہ، سیکرٹری مال، سیکرٹری خدمت خلق اور سیکرٹری دعوت الی اللہ کی حیثیت سے تقریباً پچاس سال خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کا گھر لجنہ کا سنٹر تھا جہاں لجنہ کی تقریبات منعقد ہوتی تھیں۔

مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ

مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ انصاراللہ ضلع شیخوپورہ مورخہ 31 جنوری 2016ء کو 62 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دیندار سلیقہ شعار نیک خاتون تھیں۔ قرآن کریم کا کافی حصہ یاد تھا۔ خلفائے احمدیت کی جاری کردہ مختلف تحریکات میں اور بالخصوص مریم شادی فنڈ میں دلی لگاؤ سے حصہ لیتی تھیں۔ لجنہ کے کاموں میں بھرپور معاونت کرتی تھیں۔ آپ نے بطور جنرل سیکرٹری اور نائب صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ غرباء اور ہمسایوں سے حسن سلوک کرنے اور ہر مشکل میں ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

مکرمہ سمیرا جاوید صاحبہ

مکرمہ سمیرا جاوید صاحبہ اہلیہ مکرم جاوید احمد کاہلوں صاحب آف کیلگری کینیڈا مورخہ 14 دسمبر 2015ء کو برین ٹیومر کی وجہ سے کینیڈا میں وفات پا گئیں۔ آپ بڑی صابرہ، بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ لجنہ میں بطور سیکرٹری خدمت خلق خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم چوہدری غلام مرتضٰی صاحب مرحوم (وکیل القانون) کی نواسی تھیں۔

مکرمہ شاہدہ عمر صاحبہ

مکرمہ شاہدہ عمر صاحبہ بنت مکرم ملک سلطان احمد خان صاحب مرحوم آف گلشن اقبال کراچی مورخہ یکم فروری 2016ء کو 59 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ بہت مہمان نواز، ہمدرد اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنے گھر میں لجنہ کے اجلاس کرواتیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز اور محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ کی بھتیجی تھیں۔

مکرمہ حفیظہ نفیسہ صاحبہ

مکرمہ حفیظہ نفیسہ صاحبہ اہلیہ مکرم اقبال احمد خان صاحب آف لیسٹر مورخہ 26 مارچ 2016ء کو تقریباً 50 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نے بطور سیکرٹری ناصرات خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرمہ سیدہ نصرت اقبال صاحبہ

مکرمہ سیدہ نصرت اقبال صاحبہ اہلیہ مکرم پیر زادہ سید خلیل احمد ناصر صاحب آف گولیکی مورخہ 3 اپریل 2016ء کو 62 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئیں۔ مرحومہ ننھیال کی طرف سے حضرت مولوی امام دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے خاندان سے تھیں۔ آپ تہجد گزار، نمازوں کی پابند، روزانہ تلاوت قرآن کریم کرنے کی عادی، بڑی ملنسار، صابرہ اور نیک خاتون تھیں۔ باقاعدگی سے صدقہ، زکوۃ اور چندہ جات کی ادائیگی کیا کرتی تھیں۔ گاؤں میں بچیوں کو قرآن شریف پڑھایا۔ لجنہ اماء اللہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ تعزیت کیلئے آنے والے غیر از جماعت لوگوں نے مرحومہ کا نہایت عزت اور وقار سے ذکر خیر کیا۔ مرحومہ کو خلافت سے خاص محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ آپ مکرم سید حماد رضا صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو کی والدہ تھیں۔ ایک دفعہ انہوں نے وطن واپس آ کر آپ کی خدمت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو انہیں نصیحت کی کہ جو حضور فرمائیں وہی کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

نیم کے فوائد

☆ نیم میں موجود قدرتی اجزا سے کیڑے مار دواؤں کا نعم البدل بھی بنایا جا سکتا ہے۔ کئی ممالک میں اس کا استعمال فصلوں کو کیڑوں سے بچانے کیلئے بھی ہوتا ہے۔ اس سے نہ صرف فصلوں پر اچھا اثر پڑتا ہے بلکہ ان فصلوں سے حاصل ہونے والی خوراک بھی کیمیائی اجزا سے پاک ہوتی ہے۔

☆ نیم کے پتوں کو پانی میں اُبال کر اس سے نہانے سے مختلف اقسام کے داغ اور چنبل سمیت دیگر جلدی بیماریوں اور خارش سے نجات ملتی ہے۔ اس کے علاوہ نیم کے پتے اُبال کر پینے سے اسہال کے مریض کو فائدہ ہوتا ہے۔

☆ نیم کے پتے کئی امراض میں اکسیر ہیں۔ پتوں سے کشیدہ اجزاء جہاں ملیریا کے علاج کیلئے نہایت سود مند ہوتے ہیں، وہیں یہ خون میں کولیسٹرول کم کر کے دل کی شریانوں کی تنگی کو بھی دور کرتے ہیں، جس سے دل کے دورے کا خدشہ کم ہو جاتا ہے۔

☆ نیم کا تیل بالوں کی خشکی دور کرنے اور انہیں لمبا کرنے میں بھی معاون ثابت ہوتا ہے۔ بالوں کو مضبوط اور صحت مند کرنے کیلئے نیم کے تیل سے بالوں کی جڑوں میں مالش کریں۔

(دنیا نیوز 11 اپریل 2016ء)

☆............☆............☆

ربوہ میں طلوع و غروب و موسم 9 مئی

طلوع فجر	3:44
طلوع آفتاب	5:14
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:56
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	42 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	26 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

9 مئی 2016ء

6:25 am	گلشن وقف نو
8:10 am	خطبہ جمعہ 6 مئی 2016ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا یورپین پارلیمنٹ سے خطاب 4 دسمبر 2012ء
5:40 pm	خطبہ جمعہ 18 جون 2010ء
8:50 pm	راہ ھدیٰ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
کاسمیٹکس، پرفیومز، ہوزری (IFG) لیڈیز بیگز مناسب دام
ڈسکاؤنٹ مارٹ
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر: 0343-9166699, 0333-9853345

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز۔ بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

ضرورت سٹاف
LHV ایف۔اے۔ میٹرک پاس سٹاف ضرورت آیا۔ برائے رابطہ
مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
03156705199, 0476213944

باٹا سیل میلہ
بچگانہ سینڈل 300/-
لیڈیز شوز 500/-
اور مردانہ ورائٹی آدھی قیمت پر حاصل کریں
یہ آفر محدود مدت کیلئے ہے
باٹا شوز شوروم
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

سٹار جیولرز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211524
0336-7060580
طالب دعا: تنویر احمد

سٹی پبلک سکول (دارالصدر جنوبی ربوہ)
داخلے جاری ہیں
سٹی پبلک سکول کے نیو سیشن 2016-17 کے حوالے سے کلاس 6th تا کلاس 9th داخلے جاری ہیں جس کے لئے داخلہ فارم دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔
☆ بہترین عمارت، ماحول، کمپیوٹر لیبارٹری، لائبریری کی سہولت
میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ
☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی۔
بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلے کے لئے دفتر سے فوری رابطہ کریں
☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
رابطہ کے لئے: 047-6214399,6211499

گارڈن اسٹیٹ اینڈ موٹرز
پراپرٹی اور گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
آصف سہیل بھٹی: 0321-9988883
ساہیوال روڈ نزد ڈیکوریٹرز دارالعلوم (ب) 0333-9795338

اتھوال فیبرکس
لان ھی لان۔ پرنٹ لان۔ بوتیک لان۔ سادہ لان (چیلنج ریٹ پر)
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اتھوال: 0333-3354914

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ سرامکس ٹائل بھی دستیاب ہے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب دوڑہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

وردہ فیبرکس چیلنج ریٹ پر
پیش کرتے ہیں ایک تاریخی چیلنج
Replica Lawn 2016
ثناء صفی ناز۔ ماریہ بی۔ گل احمد۔ شاہ جہان Oriannt کھڈی۔ نشاط۔ فراز منان۔ کرزما Aul, Alishba، لاکھانی۔ موٹوز۔ الکرم۔ آرزو
کرینٹ اب حاصل کریں -/1750 روپے
A class لان۔ مکمل گارنٹی کے ساتھ

طاہر آٹو ورکشاپ اینڈ رینٹ اے کار
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پیٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینیئن اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں نیز نیو ماڈل کار اور ہائی ایس مناسب کرایہ پر دستیاب ہے
فون: 0334-6360782,0334-6365114

ایک نام مغل بینکویٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے فون: 0336-8724962
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

FR-10

رابطہ: مظفر محمود
Ph:042-5162622, 5170255, 5176142
Mob:0300-8446142
محمود موٹرز
نئی پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمار سعید: 0300-4178228
555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.

موسم گرما کے جوتوں پر 50% تک سیل
Summer Sale محدود مدت تک
کریڈٹ کارڈ کی سہولت بھی دستیاب ہے
سروس شوز پوائنٹ
0476212762 وڑائچ مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
/servisshoespointrabwah

خوشخبری
The Knowledge Academy
پاکستان کی کسی بھی یونیورسٹی میں داخلہ کیلئے اب انٹری ٹیسٹ (MCAT, ECAT) کی تیاری کیلئے اب ربوہ سے باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ محدود نشستوں کیلئے پہلے آئیے پہلے پائیے کی بنیاد پر داخلہ جاری ہے
دارالفتوح غربی ربوہ 0333-6606119 0348-7737728